سوال

(280) عورت کے کفن کی تفصیل

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میت اگر عورت ہے تو پانچ کپڑوں کے تفصیل کیا ہے؟ بالدلیل جواب تحریر فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے واسطے کفن مسنون جو پانچ کپڑے ہیں ہو تہبند اور کرتا اور خمار جس کو دامنی کہتے ہیں یعنی : سر بند اور دولفافے یعنی : دو چادر، ابوداؤد میں لیلی ثقفیہ سے روایت ہے '' «كُنْتُ فِيمَنْ غَسَّلَ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا، فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِقَاءَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ»، قَالَتْ : «وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْبًا ثَوْبًا، '' .

حدیث میں تصریح نہیں آئی کہ عورتوں کے کفن میں جو تہبند دیا جائے وہ کتنا چوڑا ہونا چاہیے ، لیکن یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینب رضی اللہ عنہا کے کفن میں اپنا تہبند اپنی کمر سے کھول کر دیا تھا ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کے تہبند کی لمبان چوڑان بقدر تہبند شرعی کے ہونا چاہیے ، اور عورتوں کا کرتا مونڈھے سے قدم تک ہونا چاہیے ، جیسا کہ زندہ عورتوں کو اتنا لمبا کرتا پہننا مشروع ودرست ہے ، اور خمار یعنی : سر بند کا طول اور عرض اس قدر ہونا چاہیے کہ عورت کا سر اس کے بالوں کے اوس میں چھپ سکے ، حنفی مذہب کی بعض کتابوں میں جو لکھا ہے کہ دامنی یعنی : سر بند کا چوڑان ایک بالشت اور لمبان دو ہاتھ ہونا چاہیے ۔ سو یہ ٹھیک نہیں کیونکہ ایک بالشت چوڑے سر بند سے مع ایک بالشت چوڑی دامنی سے عورت کا سر چھپ نہیں سکتا ، پس دامنی کو بقدر ضرورت چوڑی ہونی چاہیے جس کی زیادہ سے زیادہ حد دو بالشت ہونی چاہیے ۔

عورتوں کے کفن کا طریقہ :

کفنانے سے پہلے مرد کی طرح عورت کے سجدہ کی جگھوں پر بھی کافور ملنا چاہیے ۔ اور حنوط یا عطر استعمال کرنا چاہیے اور عورت کے سر کے بال کی تین چوٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دینا چاہیے ۔ سر کے آگے کے بالوں کی ایک ایک چوٹی بنائی جائے اور سر کے دونوں جانب کے بالوں کی دو چوٹیاں بنائی جائیں (صحیح بخاری ، ابن حبان ، سعید بن منصور) ۔

عورت کو پہلے تہبند میں لپیٹیں ، اس کو زندہ کی طرح سے کمر نہ باندھیں بغل سے لے کر کمر اور سینہ اور ران وغیرہ بدن کے جس قدر حصہ پر لپیٹ سکیں لپیٹیں ، پھر کرتا پہنائیں ، پھر خمار یعنی : سر بند سے اس کے سر اور بالوں کو چھپائیں ، پھر دونوں خول میں پلٹیں ، پھر سر اور پیر کی طرف کفن کو گرہ دے دیں ۔

یہ جولکھا گیا کہ تہبند کو زندہ کی طرح کمر سے نہ باندھیں بلکہ بغل سے لے کر اور ران وغیرہ بدن کے جس قدر حصہ پر لپیٹ سکیں لپیٹیں۔ سو اس کی وجہ یہ ہے کہ بخاری کی ام عطیہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم لوگ غسل دے کر فارغ ہونا تو مجھے خبر کرنا، پس جب ہم غسل دینے والی عورتیں رسول اللہ ﷺ کی بیٹی کو غسل دے کر فارغ ہوئیں تو آپ ﷺ کو خبر دیا، تو آپ ﷺ نے اپنی کمر سے تہبند کھول کر ہمیں دیا اور فرمایا: أشعرنها إياه،، یعنی: اس تہبند میں ان کو لپیٹو کہ بدن سے متصل رہے۔

بخاری میں بعض رواۃ سے اس لفظ کی ''الففنها، ، مروی ہے یعنی: اس کو تہبند میں لپیٹو۔ ونیز بخاری میں ہے: ''وكذلك كان ابن سيرين يأمر بالمرأة أن تشعر،، یعنی: اسی طرح ابن سیرین حکم کرتے تھے کہ عورت کو تہبند میں لپیٹنا چاہیے اور زندہ کی طرح کمر سے نہیں باندھنا چاہیے۔ علامہ عینی اس کی شرح میں لکھتے ہیں: ''أي ولا يجعل الشعار عليها مثل الإزار، لأن الإزار لا يعم البدن بخلاف الشعر،، انتهى (8/4).

فقہاء حنفیہ لکھتے ہیں: عورتوں کے کفن کے پانچ کپڑے یہ ہیں: کرتا اور ازار اور لفافہ اور خمار یعنی: سر بند اور خرفہ یعنی: سینہ بند، اور لکھتے ہیں کہ: سینہ بند کا چوڑا بغل سے لے کر نافوں تک ہونا چاہیے اور لمبان تین ہاتھ۔ اور عورتوں کے کفنانے کا طریقہ اس طرح لکھتے ہیں کہ: پہلے عورتوں کو کرتا پہنائیں، پھر سر بند سے اس کا سر چھپائیں، پھر ازار کو پھر لفافہ کو لپیٹیں، پھر تما کفنون کو اوپڑ سینہ بند کو لپیٹیں۔ اور بعض فقہاء کہتے ہیں کہ: سینہ بند کو کرتا کے اوپر لپیٹنا چاہیے۔ اور بعض فقہاء کہتے ہیں: ازار کے اوپر اور لفافے کے نیچے لپیٹنا چاہیے۔

مولوی عبدالحیٔ صاحب شرع وقایہ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ: جو بات ابوداؤد وغیرہ کی حدیث سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ سینہ بند کو کرتا کے بھی پیچھے ہونا چاہیے۔ مولوی موصوف نے سینہ بند اور تہبند کو ایک ہی چیز سمجھا ہے۔ وهو الظاهر كما لا يخفى على المتأمل، الجواب الثاني كله من إفادات شيخنا الأجل المباركفوري.

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1۔ کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 434

محدث فتویٰ